جلد ۵۲/۱۷ ؛ ۲ امان ۱۳۴۲ھش ؛ ۵ شوال ۱۳۸۲ھ ؛ ۲ مارچ ۱۹۶۳ء ؛ نمبر ۵۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ یکم مارچ بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات کچھ حرارت ہو گئی تھی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی طور پر عبادت بجا لانے کیلئے خدا تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت دونوں ضروری ہیں

خدا تعالیٰ نے نماز میں خوف کا پہلو رکھا ہے اور حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں

"عبادت کے دو حصے تھے ایک وہ جو انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو ڈرنے کا حق ہے۔ خدا تعالیٰ کا خوف انسان کو پاکیزگی کے چشمہ کی طرف لے جاتا ہے اور اس کی روح گداز ہو کر الوہیت کی طرف بہتی ہے اور عبودیت کا حقیقی رنگ اس میں پیدا ہو جاتا ہے۔ دوسرا حصہ عبادت کا یہ ہے کہ انسان خدا سے محبت کرے جو محبت کرنے کا حق ہے۔ اسی لئے فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ اور دنیا کی ساری محبتوں کو غیر فانی اور آنی سمجھ کر حقیقی محبوب اللہ تعالیٰ ہی کو قرار دیا جاوے۔ یہ دو حق ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنی نسبت انسان سے مانگتا ہے۔ ان دونوں قسم کے حقوق کے ادا کرنے کے لئے یوں تو ہر قسم کی عبادت اپنے اندر ایک رنگ رکھتی ہے مگر اسلام نے دو مخصوص صورتیں عبادت کی اس کے لئے مقرر کی ہوئی ہیں۔

خوف اور محبت دو ایسی چیزیں ہیں کہ بظاہر ان کا جمع ہونا بھی محال نظر آتا ہے کہ ایک شخص جس سے خوف کرے اس سے محبت کیونکر کر سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا خوف اور محبت ایک الگ رنگ رکھتی ہے۔ جس قدر انسان خدا کے خوف میں ترقی کرے گا اسی قدر محبت زیادہ ہوتی جاوے گی۔ اور جس قدر محبت الٰہی میں ترقی کرے گا اسی قدر خدا تعالیٰ کا خوف غالب ہو کر بدیوں اور برائیوں سے نفرت دلا کر پاکیزگی کی طرف لے جائے گا۔

پس اسلام نے ان دونوں حقوق کو پورا کرنے کے لئے ایک صورت نماز کی رکھی جس میں خدا کے خوف کا پہلو رکھا ہے۔ اور محبت کی حالت کے اظہار کے لئے حج رکھا ہے۔ خوف کے جس قدر ارکان ہیں وہ نماز کے ارکان سے بخوبی واضح ہیں کہ کس قدر تذلل اور اقرار عبودیت اس میں موجود ہے اور حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں۔ بعض وقت شدت محبت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے۔ کپڑوں کو سنوار کر رکھنا یہ عشق میں نہیں رہتا۔ .... یہ نمونہ جو انتہائے محبت کے لباس میں ہوتا ہے وہ حج میں موجود ہے۔ سر منڈایا جاتا ہے دوڑتے ہیں۔ محبت کا بوسہ رہ گیا وہ بھی ہے جو خدا کی ساری شریعتوں میں تصویری زبان میں چلا آیا ہے پھر قربانی میں بھی کمال عشق دکھایا ہے۔ اسلام نے پورے طور پر ان حقوق کی تکمیل کی تعلیم دی ہے نادان ہے وہ شخص جو اپنی نابینائی سے اعتراض کرتا ہے۔" (الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

محترم سید ولی اللہ شاہ صاحب کیلئے دعا کی تحریک

ربوہ یکم مارچ۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت تا حال بہت ناساز ہے۔ اگرچہ بندش پیشاب کی تکلیف میں نسبتاً افاقہ ہے۔ لیکن کمزوری تا حال بہت ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم شاہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۲-۲۳-۲۴ امان ۱۳۴۲ہش مطابق ۲۲-۲۳-۲۴ مارچ ۱۹۶۳ء کو بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جماعتوں کے نمائندوں کا انتخاب کر کے دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت
پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

جیت اسی کی ہے جو وقت کی قدر کرے

سال رواں میں سے دو ماہ گزر چکے ہیں۔ مگر ابھی تک بہت سی مجالس نے اپنے بجٹ تک نہیں بھجوائے۔ ایسی صورت میں مشخصہ بجٹ کی سو فیصدی وصولی کی امید کیسے کی جا سکتی ہے۔ براہ مہربانی زعماء کرام مجالس ہائے انصار اللہ اس طرف فوری طور پر توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(ناظم قائد مال)

مسعود احمد پرنٹر، پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ مارچ ۶۳ء

غلافِ کعبہ کی پاکستان میں تیاری اور مودودی صاحب

مودودی صاحب نے کچھ عرصہ پہلے ایک کتاب شائع کی تھی جس کا نام "خطبات" ہے اس میں آپ نے کعبۃ اللہ کے محافظوں کو نہایت سخت سست کہا ہے۔ ذیل میں وہ الفاظ المنبر لائل پور سے نقل کئے جاتے ہیں:۔

"وہ سرزمین جہاں سے کبھی اسلام کا نور تمام عالم میں پھیلا تھا آج اسی جاہلیت کے قریب پہنچ گئی ہے جس میں وہ اسلام سے پہلے مبتلا تھی۔ اب نہ وہاں اسلام کا علم ہے نہ اسلامی اخلاق ہیں، نہ اسلامی زندگی ہے۔ لوگ دور دور سے بڑی گہری عقیدتیں لئے ہوئے حرم پاک کا سفر کرتے ہیں مگر اس علاقہ میں پہنچ کر جب ہر طرف ان کو جہالت گندگی، طمع بے حیائی، دنیا پرستی بد اخلاقی، بد انتظامی اور عام باشندوں کی طرح گری ہوئی حالت نظر آتی ہے تو ان کی توقعات کا سارا طلسم پاش پاش ہو کر رہ جاتا ہے حتی کہ بہت سے لوگ حج کر کے اپنا ایمان بڑھانے کے بجائے اور الٹا کچھ کھو آتے ہیں، وہی پرانی مہنت گری جو حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کے بعد جاہلیت کے زمانے میں کعبہ پر مسلط ہو گئی تھی اور جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر ختم کیا تھا۔ اب پھر تازہ ہو گئی ہے۔ حرم کعبہ کے منتظم پھر اسی طرح مہنت بن کر بیٹھ گئے ہیں خدا کا گھر ان کے لئے جائداد اور حج ان کے لئے تجارت بن گیا ہے۔ حج کرنے والوں کو وہ اپنا اسامی سمجھتے ہیں۔ مختلف ملکوں میں بڑی بڑی تنخواہیں پانے والے ایجنٹ مقرر ہیں تاکہ اسامیوں کو گھیر گھیر کر بھیجیں۔ ہر سال اجمیر کے خادموں کی طرح ایک لشکر کا لشکر دلالوں اور سفری ایجنٹوں کا مکہ سے نکلتا ہے تاکہ دنیا بھر کے ملکوں سے اسامیوں کو گھیر لائے، قرآن کی آیتیں اور حدیث کے احکام لوگوں کو سنا سنا کر حج پر آمادہ کیا جاتا ہے نہ اس لئے کہ انہیں خدا کا عاید کیا ہوا فرض یاد دلایا جائے بلکہ صرف اس لئے کہ ان احکام کو سن کر یہ لوگ حج کو نکلیں تو آمدنی کا دروازہ کھلے گویا اللہ اور اس کے رسول نے یہ سارا کاروبار انہی مہنتوں اور ان کے دلالوں کی پرورش کے لئے پھیلایا تھا۔ پھر جب اس فرض کو ادا کرنے کے لئے آدمی گھر سے نکلتا ہے تو سفر شروع کرنے سے لیکر واپسی تک ہر جگہ اس کو مذہبی مزدوروں اور دینی تاجروں سے سابقہ پیش آتا ہے۔ معلم مطوف وکیل مطوف، کلید بردار کعبہ اور خود حکومت حجاز سب اس تجارت میں حصہ دار ہیں۔ حج کے سارے مناسک معاوضہ لیکر ادا کرائے جاتے ہیں۔ ایک مسلمان کے لئے خانہ کعبہ کا دروازہ تک فیس کے بغیر نہیں کھل سکتا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ یہ بنارس اور ہردوار کے پنڈتوں کی سی حالت اس دین کے نام نہاد خدمت گذاروں اور مرکزی عبادتگاہ کے مجاوروں کو اختیار کر رکھی ہے جس نے مہنت گری کے کاروبار کی جڑ کاٹ دی تھی۔ بھلا جہاں عبادت کرانے کا کام مزدوری اور تجارت بن گیا ہو، جہاں عبادتگاہوں کو ذریعہ آمدنی بنا لیا گیا ہو، جہاں احکام الٰہی کو اس غرض کے لئے استعمال کیا جاتا ہو کہ خدا کا حکم سن کر لوگ فرض بجالانے کیلئے مجبور ہوں اور اس طاقت کے بل پر ان کی جیبوں سے روپیہ گھسیٹا جائے، جہاں آدمی کو عبادت کا یہ رکن ادا کرنے کے لئے معاوضہ دینا پڑتا ہو، اور دینی سعادت ایک طرح سے خرید و فروخت کی جنس بن گئی ہو ایسی جگہ عبادت کی روح باقی کہاں رہ سکتی ہے؟ کس طرح آپ امید کر سکتے ہیں کہ حج کرنے والوں اور حج کرانے والوں کو اس عبادت کے حقیقی اخلاقی و روحانی فائدے حاصل ہوں گے جبکہ یہ سارا کام سوداگری اور دوسری طرف خریداری کی ذہنیت سے ہو رہا ہو۔ اس ذکر سے میرا مقصد کسی کو الزام دینا نہیں ہے بلکہ صرف آپ لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ حج ایسی عظیم الشان طاقت کو آج کن چیزوں نے قریب قریب بے اثر بنا کر رکھ دیا ہے۔"

(المنبر سعودی عرب نمبر ص۳۳)

تقدیر کا چکر دیکھئے کہ ایک طرف تو کعبۃ اللہ کے متعلق مودودی صاحب نے اس طرح اظہار خیال فرمایا ہے اور خطبات کو آپ بار بار شائع کئے چلے جاتے ہیں اور دوسری طرف اللہ تعالےٰ نے آپ کی حقیقی ذہنیت کو واشگاف کرنے کے لئے یہ حکمت کی ہے کہ جب جلالۃ الملک شاہ سعود نے بعض سیاسی مصالح کی بنا پر مصر سے آنے والے غلاف کعبہ کو رد کیا اور چاہا کہ وہ خود غلاف کعبہ تیار کروائیں۔ چونکہ ملک عرب میں حسب دلخواہ اس کا فی الحال انتظام کرنا ممکن نہیں تھا۔ انہوں نے اپنا نمائندہ پاکستان بھیجا کہ مطلوبہ غلاف یہاں تیار کیا جائے۔ چنانچہ کراچی اور لاہور دونوں جگہ دو الگ الگ غلاف بننے لگے۔

مودودی صاحب نے لاہور میں بنائے جانیوالے غلاف کی تیاری میں اپنی مخصوص سیاست کی نگاہ سے اپنا مفاد دیکھ لیا اور اس سے سیاسی فائدہ اٹھانے کی ٹھان لی۔

غلاف تو کاریگروں نے تیار کرنا تھا اور روپیہ جلالۃ الملک کا خرچ ہونا تھا مودودی صاحب نے شروع ہی سے دخل دینا شروع کر دیا اور اخبارات وغیرہ کے ذریعہ غلاف سے اپنے تعلق کا خوب ڈھنڈورا پیٹا چنانچہ جب غلاف کے کپڑے کا کچھ حصہ تیار ہو گیا اور یہ حصہ حجاز ارسال کرنے کا موقع آیا تو آپ نے پہلے تو ایک افتتاحی تقریب منائی اور پھر ایک کمیٹی بنا کر اپنے ایک حلقہ بگوش کوثر نیازی کو سربراہ بنا دیا۔ اور نمائشوں کے ذریعہ اپنا پراپیگنڈہ کرنے کی کوشش کی بلکہ حکومت سے بھی درخواست کی گئی کہ ہر ریلوے سٹیشن پر اس کی نمائش کی جائے تاکہ عوام الناس کو غلاف کعبہ کی تیاری سے مودودی صاحب کا تعلق معلوم ہو جائے اور بوقت ضرورت کام آئے۔ حالانکہ ایک دو دفعہ پہلے بھی امرتسر میں غلاف کعبہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وغیرہ کے ذریعہ تیار ہو چکا ہے۔ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔ مگر مودودیوں نے اس کو مودودی صاحب کی بڑی سعادت قرار دیا ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ کی ایک حکمت تو یہ ہے کہ مودودی صاحب جن محافظین کعبہ کی مذمت اپنے "خطبات" میں کرتے چلے آئے ہیں مودودی صاحب کو بھی انہی کا رہین بنایا ہے اور آپ کی نسبت کعبہ سے نہیں بلکہ صرف غلاف کعبہ سے ظاہر ہونا ثابت کی ہے۔ اور آپ سے وہی کام کروایا ہے جس کے لئے آپ محافظین کعبہ کی مذمت کرتے رہے ہیں۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ غلاف کعبہ کی تیاری کے ساتھ جو تعلق مودودی صاحب کو ہوا ہے اس میں کونسی سعادت کی بات ہے۔ غلاف کعبہ کعبہ کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ کعبہ سے غلاف کعبہ کو وہی نسبت ہے جو قرآن کریم سے جزدان کو ہوتی ہے۔ جو کسی درزی سے سلایا جا سکتا ہے۔ مصر والے تو ہمیشہ یہ غیر مسلموں ہی سے تیار کرواتے رہے ہیں۔ اور اب بھی ریشم وغیرہ جاپان سے منگوایا گیا ہے پھر ایک غلاف تو اسی دوران میں کراچی میں بھی تیار ہو رہا ہے بلکہ اس وقت تک لاہور کی نسبت وہاں زیادہ کپڑا تیار ہوا ہے۔ معلوم نہیں اس میں مودودی صاحب کے لئے کونسی سعادت کی بات ہے کہ جس کے لئے دوسرے لوگ آپ سے حسد کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ آپ کے ایک حلقہ بگوش "نووارد" ایشیا کی اشاعت ۲۳/۲/۶۳ میں "لاہور کے روزنامچہ" کے زیر عنوان رقمطراز ہیں:۔

"اب ذرا دوسرے پوسٹر کی کہانی سنئے۔ یہ پوسٹر غلافِ کعبہ کمیٹی کی طرف سے شائع کیا گیا اور اس میں عوام کو شرکتِ جشن کی دعوت دی گئی ہے۔ لیکن اس کی کہانی محض اتنی ہی نہیں بلکہ اب یہ پوسٹر لوگوں کی توجہات کا مرکز بنتا جا رہا ہے۔ اب محفلوں میں لوگ اسکی باتیں کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ پاکستان کے لئے یہ کتنا بڑا اعزاز ہے کہ غلافِ کعبہ یہاں تیار ہو رہا ہے کوئی کہتا ہے کہ مولانا مودودی کی قسمت تو دیکھو انہیں کتنی بڑی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ بھائی جشن میں ضرور چلیں گے ایسے مواقع روز روز نہیں آتے۔

ایک طرف تو مخلص عوام ہیں جنہیں غلاف کعبہ کے پاکستان میں تیار کئے جانے کی خوشی ہے۔ مولانا مودودی کی قسمت پہ رشک آتا ہے اور جو جشن میں شریک ہونے کو بھی سعادت خیال کرتے ہیں اور دوسری طرف مختلف باطل گروہ اور فرقے ہیں جو حسد سے جل جل کر کباب ہوئے جا رہے ہیں اور جن سے مولانا مودودی کی یہ سعادت کسی طرح دیکھی نہیں جا رہی ہے۔" (ایشیا ۲۳/۲/۶۳ ص۴)

اپنے قول کے مطابق زیادہ سے زیادہ آپ بھی منتظمین کعبہ کے ایجنٹوں میں شامل ہو گئے ہیں اور اگر وہ مہنت گری ہے تو آپ بھی ان مہنتوں کے خوشامدی اور حصہ دار بن گئے ہیں اسکے سوا اور کیا سعادت ہے جو آپ کو حاصل ہوئی ہے۔ اگر یہ بڑی سعادت ہے تو اس سے زیادہ سعادت تو اٹلی وغیرہ کے غیر مسلم ایجنٹوں کو حاصل رہی ہے اور اب جاپان کو بھی حاصل ہوئی ہے جس نے کپڑے کے لئے ریشم مہیا کیا ہے۔ ان غیر مسلم ایجنٹوں نے تو صرف کپڑے اور محنت کی قیمت ہی وصول کی ہو گی مودودی صاحب کی طرح اس کو اپنے ناجائز سیاسی پراپیگنڈہ کے طور پر استعمال کرنے کی تو کبھی کوشش نہیں کی۔

(باقی ص۷ پر)

غانا (مغربی افریقہ) میں تبلیغِ اسلام

سیرۃ النبیؐ اور پیشوایان مذاہب کے جلسے ۔ کالجوں اور سکولوں میں تقاریر
تقسیم لٹریچر ۔ اشاعت اخبار ۔ انفرادی ملاقاتیں
۔ پچیس افراد کا قبول حق

(مرتبہ مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج مبلغ غانا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عرصہ زیر رپورٹ میں غانا میں متعین مبلغین نے اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغ اسلام کا کام جاری رکھا وہاں جماعتوں کی تعلیم و تربیت میں بھی حتی الامکان کوشش کی۔ ان کی مجموعی مساعی کی رپورٹ مختصر رنگ میں قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور اسکے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور جلد اس ملک کے ہر فرد کو اسلام کے نور سے منور فرمائے۔ آمین

سیرۃ النبیؐ کے جلسے

عرصہ زیر رپورٹ میں میلاد النبیؐ کی مقدس تقریب کے موقع پر ملک کے مختلف شہروں اور قصبات میں سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد کئے گئے جن میں عیسائی مشرکین اور غیر از جماعت اصحاب بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے اور حضرت سید ولد آدم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل تعلیم۔ مقدس کردار اور اعلیٰ اخلاق سے متعارف ہوئے۔ جلسوں کے انعقاد سے پہلے احباب جماعت نے اپنے شہر یا قصبہ کے بازاروں اور محلوں میں جلوس نکالے جن میں توحید باری تعالیٰ اور نعت نبوی کے ترانوں کے علاوہ صل علی نبینا صل علی محمدؐ کا ترانہ گاتے ہوئے جلسہ گاہ میں پہنچے۔ تین مقامات کی رپورٹ جلسہ پیش خدمت ہے۔

TECHIMAN بروننگ اہافو میں مکرمی مولوی فیروز محی الدین صاحب قریشی ریجنل مبلغ کی زیر صدارت قصبہ کے کمیونٹی سنٹر میں جلسہ منعقد ہوا جس میں لوکل کونسل کے چیئرمین ایک عیسائی دوست Mr. OWUSU کے علاوہ امام مسلم کمیونٹی زنگو اور عبداللہ یا فضل ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام احمدیہ سکول ٹیچیمان نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کیا۔

مکرم قریشی صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس الزام کی تفصیل سے تردید کی کہ اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلایا گیا ہے۔ آپ نے اس بے مثال عفو کو بھی بیان کیا جو سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے فتح مکہ کے وقت ظہور پذیر ہوا تھا۔

TAMALE شہر میں جو شمالی ریجن کا مرکزی شہر ہے مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب نے منعقدہ دو جلسوں میں جو مختلف حصوں میں منعقد کئے گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس سیرت پر ایسے پیرایہ میں روشنی ڈالی کہ اس شہر کے تیجانی فرقہ کے ایک ممتاز غیر احمدی عالم نے متاثر ہو کر احمدیہ مشن ہاؤس آ کر مکرم مولوی صاحب سے تفصیلی گفتگو کی جس میں مکرم مولوی صاحب نے احمدیت کے اس نقطہ نظر کی بالتفصیل وضاحت کی جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اور آپ کی شریعت کی ابدیت ثابت ہوتی ہے۔

SALTPOND جو جماعتہائے احمدیہ غانا کا لوکل مرکز ہے یہاں کے کمیونٹی سنٹر میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب ریجنل مبلغ اشانٹی۔ مکرم ممتاز بیگ آنریری ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام احمدیہ سکول سالٹ پانڈ اور مکرم ابراہیم صاحب زنگو مسلم کمیونٹی نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس حیات کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا۔ مکرمی خاں صاحب نے اپنی تقریر میں بائیبل کی ان پیشگوئیوں کو بھی بیان کیا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے لفظ بلفظ پوری ہوئی ہیں۔

ہر تقریر کے بعد احباب جماعت نے صل علی نبینا صل علی محمدؐ کا تحیتہ اور دعائیہ ترانہ گایا جس کا ترجمہ سن کر غیر مسلم احباب پر خاص اثر ہوا۔

آخر میں صدارتی تقریر میں خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس رواداری کی تعلیم کو قرآنی آیات کے حوالہ سے بیان کیا جس میں تمام انبیاء پر ایمان لانا ہر مسلم کے لئے فرض کیا گیا ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۸ اکتوبر کو ملک کے مختلف مقامات پر یوم پیشوایان مذاہب کے سلسلہ میں جلسے کئے گئے جن میں عیسائی۔ ہندو اور مسلم مقررین نے جماعت کے اسٹیج سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت کرشن علیہ السلام اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس سیرتوں کو بیان کیا۔

سیرت حضرت مسیح موعود پر بھی ان جلسوں میں تقاریر ہوئیں۔ تین مقامات کے جلسوں کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

SALTPOND لوکل مرکز احمدیہ مشن غانا میں یہ جلسہ ایمرجنسی ٹیچرز ٹریننگ سنٹر کے وسیع ہال میں زیر صدارت Hon. A. J. DOWUONA-HAMMOND وزیر تعلیم حکومت غانا منعقد ہوا جس میں احباب جماعت۔ عیسائی اور مشرکین سینکڑوں کی تعداد میں شریک ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر Rev. KENNETH DE P. HUGHES نے جو ایک امریکن نیگرو ہیں اور AMERICAN EPISCOPAL CHURCH کے پادری ہیں تقریر کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر خاکسار نے تقریر کی اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ کی حیات پر مکرم مسعود احمد خاں صاحب ایم۔اے نے روشنی ڈالی۔

وزیر تعلیم نے اپنے صدارتی ریمارکس میں تینوں تقاریر کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیا اور جماعت احمدیہ کی کوششوں کو سراہتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے حکومت غانا کی اس کانسٹی ٹیوشن کی بھی تعریف کی جس میں تمام فرقوں کو مذہبی آزادی دی گئی ہے۔ جلسہ کی خبر اور وزیر تعلیم کے ریمارکس ریڈیو پر ملک کی تمام زبانوں میں نشر ہوئے۔

KUMASI میں یہ جلسہ PREMPEH ASSEMBLY ہال میں منایا گیا۔ اشانٹی کلچرل سنٹر کے ڈائرکٹر صاحب نے صدارت کے فرائض سرانجام دئے۔ لوگوں کو مدعو کرنے کے لئے سنہری دعوتی کارڈ مکرم مولوی عبدالمالک خاں صاحب ریجنل مبلغ اشانٹی نے تقسیم فرمائے انہوں نے تقریر کے لئے ہندو۔ عیسائی صاحبان کو بھی مدعو کیا۔ مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر۔ Rev. E. N. A. OFFEI نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر مکرم مولوی عبدالمالک خاں صاحب ریجنل مبلغ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس سیرت پر اور مکرم مسعود احمد خاں صاحب ایم اے نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سوانح عمری کے بعض پہلو بیان کئے مکرم مولوی عبدالمالک خاں صاحب نے جلسہ کا اعلان مقامی اخبارات میں بھی کرایا۔

TAMALE میں یہ جلسہ مکرم الحاج یعقوب ٹامالی ڈپٹی سپیکر غانا پارلیمنٹ

اپنے آپ پر احسان

سیدنا حضرت مصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ نے ۱۹۳۷ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"دوستوں کو چاہیئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کر کے بھی اخبار خریدیں یہ ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہوگا بلکہ اپنے آپ پر احسان ہوگا"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں۔ کیا وہ الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر منگواتے ہیں؟ (مینیجر الفضل ربوہ)

گی صدارت میں مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب رجینل مبلغ شمالی ریجن نے منعقد کرایا۔ حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی پر American Baptist Missin کے انچارج مبلغ Mr. CATHER نے تقریر کی۔ حضرت کرشن علیہ السلام کی حیات پر شمالی ریجن کے ریجنل SURVEYOR ایک ہندو دوست Mr. NATHAN نے کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس سیرت کو مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب رجینل مبلغ نے بیان کیا اور دوران تقریر میں ان تمام الزامات کی تفصیلی تردید کی جو عیسائی پادریوں نے عوام میں اسلام کے خلاف نفرت پھیلانے کیلئے مشہور کر رکھے ہیں۔

مکرم الحاج یعقوب ٹامالی ڈپٹی سپیکر غانا پارلیمنٹ نے اپنے صدارتی ریمارکس میں جماعت احمدیہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس جماعت کو ہی یہ سعادت حاصل ہوئی کہ TAMALE میں تمام مذاہب کے لیڈروں کو ایک اسٹیج پر جمع کرے۔ انہوں نے جماعتِ احمدیہ کو اس اقدام پر مبارکباد دی اور اس جلسہ کے انعقاد کو اس امر کا ثبوت قرار دیا کہ اسلام کی رواداری کی تعلیم کس قدر اعلےٰ ہے۔

مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب کی کوشش سے اس جلسہ میں ڈسٹرکٹ کمشنرز۔ مجسٹریٹوں۔ ایجوکیشن آفیسرز اور دیگر ممتاز افسران حکومت نے بھی شمولیت اختیار کی۔

دیگر تبلیغی جلسے

جماعتِ احمدیہ کماسی کے ممبران ہر اتوار شہر کی مارکیٹ کے قریب تبلیغی جلسے منعقد کرتے رہے جن میں دیگر مقامی آنریری مبلغین کے علاوہ وقتاً فوقتاً مکرمی مولوی عبدالمالک خانصاحب بھی تقاریر فرماتے رہے اسی طرح جماعت کماسی نے مکرمی مولوی عبدالمالک خاں صاحب کی قیادت میں Kuku om کے مقام پر دو دن تبلیغی جلسے کئے اس مقام کے چیف نے اپنا خوبصورت آراستہ مکان رہائش کیلئے مکرمی مولوی عبدالمالک خاں صاحب۔ مکرم مسعود احمد خاں صاحب ایم اے اور مکرم محمد لطیف صاحب ایم اے کو دو دن ایام جلسہ پیش کیا۔ پہلے دن کا اجلاس مغرب سے نو بجے تک ہوا جس میں صداقتِ اسلام از روئے بائیبل ایک لوکل مبلغ نے بیان کی اور "آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقی شان بانی سلسلہ احمدیہ کی نظر میں" کے موضوع پر مکرم مولوی عبدالمالک خاں صاحب نے تفصیلی تقریر کی دوسرے دن کے اجلاس میں قصبہ کے معززین کافی تعداد میں شریک ہوئے اور مبلغین کی تقاریر کو سنا۔ مکرم خاں صاحب اور دیگر دوستوں نے انفرادی طور پر بھی یہاں لوگوں کو بل کو لٹریچر تقسیم کیا اور تبلیغ کی۔ اس جلسہ کے موقعہ پر احباب جماعت نے باون پونڈ مالی قربانی کے طور پر پیش کئے کماسی کے علاوہ دیگر مقامات کی جماعتیں بھی اپنے اپنے سرکٹ مبلغ کی قیادت میں مختلف دیہات میں تبلیغی جلسے منعقد کرتی رہتی ہیں ان جماعتوں میں MANKASAM کی جماعت اپنے سرکٹ مبلغ مکرم جبریل سعید کی قیادت میں جنوبی غانا کی جماعتوں میں پیش پیش رہی۔

مکرمی مولوی عبدالمالک خاں صاحب نے اپنے ریجن اشانٹی کے ایک مقام جمرآسی میں بھی ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا جو نہایت کامیاب رہا۔ اس قصبہ میں اور اردگرد کے علاقہ میں مکرم خاں صاحب نے اخبار Truth اور دوسرا لٹریچر تقسیم کیا۔ تعلیمیافتہ احباب کو ممبر بنایا گیا۔ بہت سے لوگوں نے اسلام کے متعلق سوالات دریافت کئے جن کے جوابات دئے گئے۔

مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب نے ٹمالی جیل کے افسر اعلےٰ کی دعوت پر قیدیوں اور سٹاف میں اسلام پر تقریر کی سوالات کے جوابات دئے۔ (باقی)

دعائے مغفرت

محترم جناب منشی عبدالحق صاحب کپورتھلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سابق محرر لنگرخانہ قادیان بتاریخ ۲۴؍فروری ۱۹۶۳ء (۲۹؍رمضان ۱۳۸۲ھ) بوقت صبح احمد نگر متصل ربوہ میں وفات پاکر اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ابن صحابی تھے سن بیعت ۱۹۰۱ء ہے۔ بہت پرانے موصی، پابند صوم وصلوٰۃ اور خدا ترس انسان تھے۔

۲۹؍رمضان المبارک کو دعائے ختم درس القرآن کے معاً بعد ہزاروں احباب نے مسجد مبارک ربوہ میں محترم جناب مولانا شمس صاحب کی اقتدا میں مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی اور مرحوم بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ خاص میں مدفون ہوئے۔ مرحوم حد درجہ ملنسار اور خلیق ہونے کے علاوہ بہت ہنس مکھ اور شگفتہ مزاج تھے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بہت پرانے خادم تھے۔ تحریک شدھی کے زمانہ میں بہت عرصہ تک آنریری مبلغ اسلام کے طور پر ملکانہ میں کام کرتے رہے اور اس دور کے بہت ایمان افروز واقعات سنایا کرتے تھے۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماتحتی میں لنگرخانہ مسیح موعودؑ کے انتظام میں کئی سال تک نمایاں حصہ لیتے رہے۔ اور اس فرض کو انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ غرضیکہ مرحوم ایک قابلِ قدر وجود اور اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم کے مصداق تھے۔

اپنے پیچھے ایک بیوہ اور بارہ لڑکے لڑکیاں چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور حال اور مستقبل میں ان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

(خاکسار نور احمد عابد صدر جماعتِ احمدیہ احمد نگر)

انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰٓؤا

تقریر "حقیقت نبوت" پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

(قسط نمبر ۵)

میں نے اپنی تقریر حقیقتِ نبوت میں کہا تھا کہ امتی نبی ایک جدید قسم کا نبی ہے اور ایسا نبی امتِ محمدیہ کے مسیح موعود سے پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوا۔ میری مراد امتی نبی سے امتی اور ناقص نبی نہ تھی بلکہ امتی اور کامل نبی بہ نبوت مطلقہ تھی

چوتھے مغالطہ کا الزام

چونکہ امتی نبی اور ظلی نبی مترادف اصطلاحیں ہیں اور مصری صاحب اس امر سے واقف ہیں اسلئے میری بات کو نہ سمجھتے ہوئے یا جان بوجھ کر حق کو ملتبس کرنے کے لئے مجھے جناب مصری صاحب مغالطہ کا مرتکب قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

یہ بات بھی حضرت مسیح موعود کی تحریروں کے صریح خلاف ہے حضور کے نزدیک تمام مجددین و محدثین امتی اور ظلی نبی تھے کیونکہ ظلی نبوت کے معنی ہیں فیض محمدی سے وحی پانا اور وہ قیامت تک باقی رہیگی لجۃ النور میں حضور فرماتے ہیں قد اتفق اھل القلوب علی ان الولایۃ ظلّ النبوۃ۔

الزام کا رد

میں اس بات کو جانتا تھا کہ حضرت اقدس نے ازالہ اوہام میں محدث کو امتی بھی کہا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی چونکہ میں نبوت مطلقہ کی ایک تیسری قسم کے بیان کے تعلق میں یہ کہہ رہا تھا کہ ایسا نبی امت محمدیہ کے مسیح موعود سے پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوا اسلئے مصری صاحب کو اس بات سمجھ جانا چاہیئے تھا کہ میں امتی اور ناقص نبی یا بالفاظ دیگر محدث کی ظلی نبوتِ ناقصہ کا ذکر نہیں کر رہا تھا بلکہ امتی اور کامل نبی بہ نبوت مطلقہ کا ذکر کر رہا تھا جس کا حال اس وقت تک امتِ محمدیہ میں مسیح موعود سے پہلے کوئی نہیں ہوا۔ مگر جناب مصری صاحب نے چونکہ البَاس الحق بالباطل کی ڈیوٹی اختیار کر رکھی ہے اسلئے وہ سیدھی بات کو سیدھے طریق سے سمجھنے کے لئے تیار نہیں بلکہ اسے پیچیدار طریق سے رد کرنا چاہتے ہیں۔

ظلی نبی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی ص۲۸ پر بے شک لکھا ہے ظلی نبوت کے معنی ہیں فیض محمدی سے وحی پانا مگر آپ نے اسی جگہ حاشیہ میں صاف لکھ دیا ہے۔

اِس امت میں ہزارہا اولیاء ہوئے اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے نبی بھی۔

پھر حقیقۃ الوحی حاشیہ ص۲۱ پر مسلمانوں کے ذکر میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امتی اور وہی مسیح موعود کہلائے گا"۔

ان دونوں تحریروں سے ظاہر ہے کہ ایسا نبی امت محمدیہ میں صرف ایک ہی ہوا ہے جو امتی بھی ہے اور نبی بھی اور یہ مسیح موعودؑ ہے۔ اور میں نے اسی کے مطابق اپنی تقریر میں یہ بات کہی تھی کہ مسیح موعود سے پہلے کوئی امتی نبی نہیں ہوا یعنی امتی اور کامل نبی نہیں ہوا محدث کو حضرت اقدس نے ازالہ اوہام میں امتی اور ناقص طور پر نبی قرار دیا ہے اور چونکہ امتی نبی اور ظلی نبی مترادف ہیں اسلئے ظاہر ہے کہ محدث کی ظلی نبوت کامل نہیں ہوتی۔ چنانچہ جناب مصری صاحب اپنے مضمون میں خود لکھتے ہیں:۔

"خلاصہ کلام یہ کہ ظلی نبی تو سب اولیاء اللہ ہی تھے ..... لیکن نام چونکہ کمال پر جاکر ملتا ہے اسلئے نام اسی کو دیا گیا جس کو خدا نے خاتم الاولیاء قرار دیا اور ایسا شخص ایک ہی ہوسکتا ہے"۔ (پیغام صلح ۲۴؍اکتوبر ۶۲ء صفحہ ۱ کالم ۲)

اس سے ظاہر ہے کہ جناب مصری صاحب کے نزدیک بھی اولیاء اللہ اور محدثین امت کی ظلی نبوت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ظلی نبوت میں ناقص اور کامل کا فرق ملحوظ ہے۔ اور کامل ظلی نبی وہی ہے جسے خدا نے خاتم الاولیاء قرار دیا۔ اور ایسا شخص بقول ان کے ایک ہی ہوسکتا تھا۔ یہ ایک ہی کامل ظلی نبی جناب مصری صاحب کے نزدیک مسیح موعود ہیں۔ پس مصری صاحب نے خود میری بات کو اس حد تک تو تسلیم کر لیا ہے کہ کامل ظلی نبی امت محمدیہ میں مسیح موعود سے پہلے کوئی نہیں ہوا بلکہ صرف مسیح موعود ہی ہیں جنہوں نے ظلی نبوت کے وصف کو کامل طور پر حاصل کیا ہے میں نے اسی ممتاز ظلی نبی اور امتی نبی کی حیثیت کو مدنظر رکھ کر اپنی تقریر میں یہ کہا تھا کہ امتی نبی ایک جدید قسم کا نبی ہے ایسا نبی امت محمدیہ کے مسیح موعود سے پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوا کیونکہ میرے نزدیک پہلے اولیاء میں بھی کوئی امتی نبی محدث کے مقام سے بڑھ کر نہیں ہوا لہذا میں امتی اور کامل نبی بہ نبوت مطلقہ کے متعلق بحث کر رہا تھا۔

پس میرے اس بیان کو مصری صاحب نے اس حد تک تو مان لیا ہے کہ امت محمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے ظلی نبوت کا وصف کامل طور پر صرف مسیح موعود کو ہی ملا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کو ہی ظلی نبی کا نام دیا۔ آپ سے پہلے تمام اولیاء امت میں سے کسی کو ظلی نبی کا وصف کامل طور پر حاصل نہ تھا جس کی وجہ سے ظلی نبی کا نام نہیں دیا گیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اولیاء اللہ میں ظلی نبوت کامل طور پر نہیں پائی گئی بلکہ صرف جزوی طور پر پائی گئی ہے اور مسیح موعود علیہ السلام کو ہی یہ وصف کامل طور سے حاصل ہوا ہے۔

حقیقۃ الوحی کے حوالہ کی تشریح

پس ظلی نبوت کے بے شک یہ معنی ہیں کہ فیض محمدی سے وحی پانا لیکن اولیاء اللہ اور مسیح موعود علیہ السلام میں چونکہ ظلی نبوت کا ناقص اور کامل طور پر پانے کا فرق ملحوظ ہے۔ اس لئے امت کے اولیاء اللہ اور مسیح موعود میں وحی پانے میں بھی ایسا ہی فرق ہے یعنی مسیح موعود علیہ السلام کو ظلی نبوت کی وحی کامل طور پر ہوئی ہے اور اولیائے امت کو ظلی نبوت کی وحی سے کامل حصہ نہیں دیا گیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود تحریر فرماتے ہیں:۔

"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء۔ ابدال اور اقطاب اس امت میں گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اسی وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں"

(حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

پھر آگے چل کر اسی صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا تھا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہو گا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے"

(حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

پس ظلی نبوت کے معنی بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر مندرجہ حقیقۃ الوحی ص۲۸ کے مطابق فیض محمدی سے وحی پانا ہیں۔ لیکن حقیقۃ الوحی کے ہی بیان سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ کو اس وحی سے کامل حصہ ملا ہے اور دوسرے تمام اولیاء اللہ اور اقطاب و ابدال کو اس وحی سے کامل حصہ نہیں ملا۔ اس لئے وہ نبی کہلانے کے مستحق نہیں اور آپ نبی کے کہلانے کے مستحق ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ آپ کامل ظلی نبی ہیں نہ کہ اولیاء امت کی طرح ناقص ظلی نبی۔ پس ظلی نبوت تشریعی نبوت اور مستقلہ نبوت سے ایک الگ قسم کی ہی نبوت ہے۔ جو نبوت کی ایک تیسری قسم ہے۔ اور مصری صاحب کو یہ مسلم ہے کہ اس قسم کا کوئی نبی علی وجہ الکمال امت محمدیہ میں مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے ظاہر نہیں ہوا۔ چونکہ میں نے مطلق طور پر یہ کہا تھا کہ اس قسم کا کوئی نبی مسیح موعود سے پہلے ظاہر نہیں ہوا۔ اس لئے میرا یہ بیان اس امر کو بھی ظاہر کرتا ہے کہ پہلی امتوں میں بھی امت محمدیہ کے مسیح موعود کی طرح کا کوئی امتی نبی یعنی امتی اور کامل نبی یا کامل ظلی نبی بہ نبوت ظلیہ کاملہ ظاہر نہیں ہوا۔ اسی لئے میں نے امتی نبوت کو نبوت کی ایک تیسری جدید قسم کہا تھا جو تشریعی نبی اور غیر تشریعی مستقل نبی کی قسموں سے الگ ہے

جہاں تک امت محمدیہ کے اولیاء اور مسیح موعود کی ظلیت کے مقام میں فرق ہے۔ اس میں مسیح موعود کی امتیازی حیثیت مصری صاحب کو مسلم ہے لہٰذا اب اس بات کا ثبوت کہ اسلام سے پہلے ادیان میں بھی کوئی امتی نبی اس قسم کا نہیں ہوا جو مسیح کی طرح کامل نبی ہو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"پہلے زمانوں میں جو کوئی نبی ہوتا تھا وہ کسی گذشتہ نبی کی امت نہیں کہلاتا تھا۔ گو اس کے دین کی نصرت کرتا تھا اور اسکو سچا جانتا تھا"

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص۹)

اس سے ظاہر ہے کہ میرا بیان درست تھا کہ مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے کوئی نبی امتی نبی نہیں ہوا یہ فخر صرف خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہے کہ آپ کی پیروی اور افاضۂ روحانیہ سے آپ کا امتی نبی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"بجز اس کے (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ناقل) کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے" (حقیقۃ الوحی ص۲۸)

نیز تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے کہ اس کی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسےٰ کہلا سکتا ہے حالانکہ وہ امتی ہے"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۸۴)

پس ظلی نبوت کا دروازہ تو قیامت تک کھلا ہے اور اولیاء اللہ اس میں سے ضرور جزوی طور پر حصہ بھی پاتے رہے ہیں اور پاتے رہیں گے۔ لیکن صرف مسیح موعود علیہ السلام ہی اس دولت کو کامل طور پر رکھنے کی وجہ سے خدا کی طرف سے نبی کا نام پانے کے مستحق ہیں جیسا کہ بزرگان ملت تیرہ سو سال میں صرف مسیح موعود کو ہی اس نام کا مستحق سمجھتے ہیں۔ اس لئے میرا یہ بیان درست ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے کوئی امتی نبی نہیں ہوا یعنی کامل ظلی نبی بہ نبوت مطلقہ کاملہ نہیں ہوا۔ اسی لئے پہلی امتوں میں یا امت محمدیہ میں جو محدثین گزرے ہیں ان میں کسی کو خدا کی طرف سے نبی کا نام نہیں دیا گیا۔ پس ظلی نبوت کاملہ جو تشریعی نبوت اور غیر تشریعی مستقلہ نبوت سے ایک الگ قسم کی نبوت ہے اس کا حامل علی وجہ الکمال جب سے دنیا میں نبوت کا سلسلہ جاری ہوا ہے۔ مسیح موعود کے سوا کوئی نہیں ہوا۔ اور میرا یہ کہنا کہ آپ پہلی دو قسم کے انبیاء کے علاوہ ایک تیسری جدید قسم کے نبی ہیں۔ ایک ایسی حقیقت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے کلام سے ثابت ہے۔ پس نہ میں نے خدا کے مقرر کردہ حکم کے خلاف کچھ لکھا ہے نہ کوئی مغالطہ دیا ہے مصری صاحب کا مجھ پر مغالطہ دینے کا اعتراض سراسر باطل ہے۔

لجۃ النور کے حوالہ کا حل

مصری صاحب نے لجۃ النور سے حوالہ دیا ہے کہ اہل قلوب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ولایت ظل نبوت ہے۔ یہ متفق علیہ بات درست ہے۔ چونکہ ہر نبی کی ظلیت میں اس کے امتی کو ولایت کا مقام حاصل ہو سکتا تھا۔ اس لئے اس بات میں کوئی کلام نہیں کہ ولایت نبوت کی ظل ہے لیکن ہر نبی چونکہ خاتم النبیین نہیں تھا اس لئے اس کا ظل نبی نہیں ہو سکتا تھا مگر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل کامل آپ کی خاتم نبوت کے فیض سے نبی بھی ہو سکتا ہے۔ افاضہ روحانیہ میں یہ کمال کسی پہلے نبی کو حاصل نہ تھا اگر یہ کمال فیضان پہلے انبیاء کو بھی حاصل ہوتا تو خاتم النبیین ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مخصوص نہ ہوتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو صاف فرماتے ہیں:۔

"بجز اس کے (خاتم النبیین کے) کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے"

(حقیقۃ الوحی ص۲۸)

پس بے شک ولایت ظلی نبوت ہے۔ اور یہ ولایت ہر نبی کی ظلیت میں حاصل ہوتی تھی مگر امتی نبی یہ نبوت مطلقہ کاملہ کا مقام یا بالفاظ دیگر کامل ظلی نبی کا مقام خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی ظلیت کاملہ کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ مسیح موعود علیہ السلام کامل ظلی نبی ہیں کیونکہ آپ فرماتے ہیں:۔

"تمام کمالات محمدیہ معہ نبوت محمدیہ میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔"

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

نیز فرماتے ہیں۔

"اس نکتہ کو یاد رکھو کہ میں نبی رسول نہیں ہوں باعتبار نئی شریعت اور نئے دعویٰ اور نئے نام کے اور میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔"

(نزول المسیح ص۳)

پس کامل ظلی نبی آپ کے نزدیک نبی اور رسول ہوتا ہے اور مسیح موعود علیہ السلام کو کامل ظلی نبی ہونے کا دعوےٰ ہے اور اس قسم کا نبی مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ نہ امت محمدیہ میں نہ پہلی امتوں میں کیونکہ یہ کمال فیضان صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہے کہ آپ کی پیروی اور افاضہ روحانیہ کی برکت سے آپ کا امتی مقام نبوت پا سکتا ہے۔ پس ولایت بے شک ظلِ نبوت ہے لیکن ظلِ نبوت (بترکیب اضافی) اور ظلی نبوت کاملہ (بترکیب توصیفی) میں مساوات نہیں بلکہ عموم خصوص مطلق کی نسبت پائی جاتی ہے۔ اس طرح پر کہ وہ کامل ظلی نبی جو ظلِ خاتم النبیین ہوتا ہے ظلِ نبی ضرور ہوتا ہے مگر ہر ظلِ نبی [illegible] کامل ظلی نبی نہیں ہوتا۔ کامل ظلی نبی صرف خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کا ظلِ کامل ہی نبی ہو سکتا تھا جس نے ظلیت کے دروازہ سے تمام کمالات محمدیہ معہ نبوت محمدیہ کے حاصل کئے ہیں اور اس کی نبوت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت جامعہ

ماہنامہ انصار اللہ کے متعلق

جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق پنجاب کی رائے

"ماہنامہ انصار اللہ ماشاء اللہ بہت دیدہ زیب اور دلچسپ ہوتا ہے اس میں علمی مضامین بھی ہوتے ہیں اور تربیتی بھی ..... یہ تحریک اچھی ہے کہ ہر خریدار اور خریدار مہیا کرے جماعت میں اس کی کافی گنجائش ہے .... اس کے لئے دوستوں کو جد و جہد کرنی چاہیئے"

کیا آپ نے بھی اس جد و جہد میں حصہ لیا ہے؟ اگر نہیں تو اب ضرور اس میں حصہ لیں اور نہ صرف خود رسالہ منگوائیں بلکہ دیگر احباب کو بھی اس کا خریدار بننے کی تحریک فرمائیں۔

(قائد اشاعت)

نمایاں کامیابی

میری لڑکی ناہرہ آریو نے امسال مڈل کے امتحان میں وظیفہ حاصل کیا ہے۔ نیز سکول میں اول آئی ہے اس خوشی میں عزیزہ نے دو مستحقین کے نام سال بھر کے لئے خطبہ جاری کرائے ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان اسلام سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کی اس کامیابی کو اس کے لئے مزید کامیابیوں اور حسنات دارین کا ہمیشہ خیمہ بنائے۔ نیز اس کا بھائی منظفر احمد ایف۔ ایس۔ سی کے امتحان میں شریک ہونے والا ہے۔ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے بھی احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

بیگم مرزا رحمت اللہ بیگ۔ لاہور

درخواست ہائے دُعا

(۱) مکرم مولوی نذیر احمد صاحب دفتر جماعت احمدیہ لاہور کے خسر صاحب کشمیر میں کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ، احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت عطاء فرمائے۔

ایم۔ ایس۔ اختر ربوہ

(۲) برادرم داؤد احمد صاحب گلزار لنڈن میں بیمار رہتے ہیں اُن کی صحت کاملہ عاجلہ اور کاروبار میں ترقی کے لئے درخواست دعا ہے۔ برخوردار حبیب الرحمٰن صاحب حفیظ لندن میں الیکٹریکل انجنیئرنگ کی تعلیم کے لئے گیا ہوا ہے۔ وہ وہاں بیمار ہے۔ اُس کی صحت اور کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔
میرے بچے امتحانات دینے والے ہیں۔ تمام احمدی بچوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

حکیم حفیظ الرحمٰن حبیب سنوری۔ لاہور

(۳) میرے والد حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحب صحابی کچھ دنوں سے صاحب فراش ہیں نیز میری اہلیہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں تمام بزرگان سلسلہ ان ہر دو کیلئے دعا فرمائیں۔ (ملک منظفر احمد انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان ۴ بخشی بازار روڈ۔ ڈھاکہ

(۴) میری والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں احباب سے درخواست دعا ہے۔ (مبارک احمد ناز گنج مغلپورہ)

(۵) خاکسار کی اہلیہ رسالدار مرزا احمد خان صاحب مرحوم کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ آجکل طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ احباب کرام دعا فرماویں خدا تعالیٰ انہیں صحت دے۔ مرزا گلزار حسین آف دوالمیال حال حویلیاں ضلع ہزارہ)

(۶) خاکسار کا ایک لڑکا عرصہ سے بیمار ہے۔ اور خاکسار خود بھی پریشانیوں اور مشکلات میں مبتلا ہے احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کے لڑکے کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور میری پریشانیوں اور مشکلات کو دور فرمائے

خاکسار مولوی محمد صدیق سیکرٹری مال جلال پور جٹاں

(۷) آجکل میں کاروباری اُلجھنوں میں سخت پریشان ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پریشانیوں کو دور فرمائے

دلدار خان آریہ محلہ مکان نمبر ۲۶ J گلی ۲ راولپنڈی

(۸) میرا لڑکا مشتاق احمد بعارضہ دل بیمار ہے۔ صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ (نور احمد عتیق جماعت احمدیہ جمالپور ڈاکخانہ دریا خاں مری ضلع نواب شاہ (سندھ)

(۹) میری والدہ محترمہ ایک عرصہ سے شدید بیمار چلی جا رہی ہیں احباب جماعت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں (اے آر کے ددو از کھاریاں

(۱۰) میں عرصہ چھ سال سے بیمار ہوں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے کامل صحت عطا فرمائے

خاکسار حسین بخش ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ضلع لائل پور)

(۱۱) میرے ماموں جان محترم محمد منیر صاحب مولوی فاضل کی آنکھوں کا اپریشن ہوا تھا لیکن بینائی میں کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی بینائی ٹھیک کر دے اور ان کی مشکلات دور کرے۔ (خاکسار خالد ہدایت بھٹی)

(۱۲) میں نے محکمانہ ترقی کے لئے اپیل کر رکھی ہے احباب جماعت کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد الرشید متصل مسجد احمدیہ خوشاب ضلع سرگودہا)

(۱۳) میرے ایک بزرگ دوست ماسٹر چراغ دین صاحب بیمار ہیں دوست ان کے لئے دعا کریں۔ (خلیل احمد ناصر چک ۲۲ ضلع منٹگمری)

(۱۴) ہماری جماعت کے ایک بزرگ حکیم منشی اللہ دتہ صاحب عرصہ قریباً چھ سات سال سے بیمار چلے آرہے ہیں اور بہت ضعیف و کمزور ہو چکے ہیں۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ و دیگر احمدی بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے۔

(سعید احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ۔ نوکوٹ۔ ضلع تھرپارکر)

(۱۵) چند دنوں سے مالی نقصان ہونے کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔ دعا کیلئے التجا ہے۔

(رشید احمد ایجنٹ اخبار الفضل سرگودھا)

(۱۶) میرے برادر بزرگ پروفیسر محمد طفیل خان صاحب ایم۔ اے نے پی ایچ ڈی کرنے کے لئے کامن ویلتھ سکالر شپ کا انٹرویو دیا ہوا ہے۔ احباب کرام سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد داؤد خان لائل پور)

(۱۷) بندہ کچھ پریشانیوں اور مشکلات میں پھنسا ہوا ہے احمدی جماعت کے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان مشکلات سے نجات بخشے۔ (اللہ رکھا معرفت محمد شبیر خان مکان نمبر ۱۵ A.S. بلاک ۹ سرگودھا

بہشتی مقبرہ میں تدفین سے پہلے وصیت کا سرٹیفکیٹ دکھانا ضروری ہے

جب کسی موصی یا موصیہ کی وفات ہو جاتی ہے اور اس کے ورثاء میت کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے لئے ربوہ لاتے ہیں تو بالعموم ان کے پاس سرٹیفکیٹ نہیں ہوتا جو موصی مرحوم یا موصیہ مرحومہ کو اس کی وصیت کی منظوری کا صاحب صدر اور سیکرٹری مجلس کارپرداز کے دستخطوں سے دیا جاتا ہے حالانکہ میت کے ورثاء کے لئے ضروری ہے کہ یہ سرٹیفکیٹ ہمراہ لا کر دفتر ہذا کو دیدیا کریں۔ اس بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تاکیدی ارشاد ہے۔
چنانچہ حضور ضمیمہ رسالہ الوصیت کی شق نمبر ۳ میں فرماتے ہیں:۔

"انجمن کا یہ فرض ہوگا کہ قانونی اور شرعی طور پر وصیت کردہ مضمون کی نسبت اپنی پوری تسلی کر کے وصیت کنندہ کو ایک سرٹیفکیٹ اپنے دستخط اور مہر کے ساتھ دیدے اور حسب قواعد مذکورہ بالا (مندرجہ ضمیمہ ناقل) کی رو سے کوئی میت اس قبرستان میں لائی جائے تو ضروری ہوگا کہ وہ سرٹیفکیٹ انجمن کو دکھایا جائے اور انجمن کی ہدایت اور موقعہ نمائی سے وہ میت اس موقعہ میں دفن کی جائے جو انجمن نے اس کے لئے تجویز کیا ہے"۔

اور حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا قاعدہ ۵۰۱ حسب ذیل ہے

"سرٹیفکیٹ دکھائے جانے کے بغیر کسی موصی کی میت قبرستان میں دفن نہیں کی جائے گی"۔

پس حضور کے مندرجہ بالا ارشاد اور صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ کی تعمیل اور تتبع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی موصی یا موصیہ کی میت کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے لئے لاتے وقت اس کی وصیت کا سرٹیفکیٹ ہمراہ لا کر دفتر ہذا میں دے دیا کریں۔ اگر کسی موصی یا موصیہ کا سرٹیفکیٹ گم ہو چکا ہو تو وہ دفتر کو اطلاع دے کر اس کی نقل منگوالیں۔

مقامی جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اس اعلان کو تکرار کے ساتھ موصی اصحاب کو گوش گذار کر دیں اور اس کی تعمیل کروائیں۔

(مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

تعریف بقایا دار چندہ جلسہ سالانہ

گذشتہ سال کی مجلس مشاورت کی سفارش پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا تھا کہ نمائندہ مجلس مشاورت اور عہدہ دار جماعت اس شخص کو مقرر کیا جائے جو چندہ عام یا حصہ آمد کے علاوہ چندہ جلسہ سالانہ کا بھی بقایا دار نہ ہو۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کا بقایا دار اس شخص کو تصور کیا جائے۔ جس کے ذمہ ایک سال کے چندہ جلسہ سالانہ کی نصف یا اس سے زیادہ رقم قابل وصول ہو۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم محمد سعید صاحب عابد مکان نمبر ۲ بخشی سٹریٹ شام نگر لاہور نے لکھا ہے کہ میرے والد صاحب محترم میاں عبد الرحیم صاحب امرتسری ورق ساز مورخہ ۲۱/۱/۶۲ کو بمقام لاہور فوت ہو گئے تھے۔ مرحوم موصی تھے اس لئے میں نے اپنے پاس سے مبلغ پانصد روپے بطور حصہ جائداد ادا کئے تھے مرحوم کی ایک رقم مبلغ نو سو روپے کھاتہ نمبر ۱۲/ امانت تحریک جدید میں جمع ہے یہ رقم میرے ذاتی کھاتہ میں منتقل کر دی جائے۔ کیونکہ اس میں سے بقیہ چار صد روپیہ میں سے دو صد میں اپنی دونو ہمشیرگان کو بحصہ مساوی ان کا شرعی حصہ ادا کر چکا ہوں۔ اور ہم تینوں کے سوا مرحوم کا کوئی وارث نہیں ہے۔ (اس تحریر پر مکرم چوہدری نور احمد خان صاحب صدر حلقہ سول لائن و سکرٹری وصایا مرکز یہ لاہور کی تصدیق کے علاوہ مکرم عابد صاحب کی دو ہمشیرگان محترمہ برکت خاتون صاحبہ اور محترمہ اللہ رکھی صاحبہ کے دستخط ثبت ہیں) اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

ولادت مورخہ ۲۱ فروری ۶۳ء مطابق ۲۷ رمضان المبارک بروز جمعرات صبح پانچ بجے مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک فرزند عطا کیا ہے۔ جس وجہ سے اہلیہ کو سخت کمزوری ہو گئی ہے اور بچہ کی طبیعت بھی خراب ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ اور بچہ کی درازیٔ عمر کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے (ایم۔ ایس طاہر۔ پرویڈ ائریکٹر ایریل ٹریبل الجینیچ چٹاگانگ (مشرقی پاکستان)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

● کراچی، ۲۸ فروری۔ خبر ملی ہے کہ بھارت میں امریکی سفیر پروفیسر جے کے گالبرتھ مسئلہ کشمیر پر پاکستان اور بھارت میں بات چیت کے سلسلہ میں کلکتہ کا جو دورہ کرنے والے تھے۔ انہوں نے اسے منسوخ کر دیا ہے امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ کے نامہ نگار مقیم دہلی کے حوالہ سے بتایا گیا ہے۔ کہ امریکی سفیر کا یہ اقدام پاکستان سے ناراضگی کا مظہر ہے۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے دورہ پیکنگ کو امریکی سفیر کی ناراضگی کا سبب بیان کیا جاتا ہے۔ امریکی نامہ نگار کے مطابق کلکتہ کانفرنس کے دوران امریکی سفیر کی عدم موجودگی اس امر کی جانب ایک اشارہ ہے کہ امریکہ کو اب تصفیہ کشمیر کی کوئی خاص امید نہیں رہی۔

● نئی دہلی ۲۸ فروری۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل دہلی میں لوک سبھا سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے دورہ چین پر سخت نکتہ چینی کی اور کہا بھارت تو چاہتا ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر کا کوئی مناسب حل نکل آئے۔ لیکن پاکستان راہ میں دشواریاں پیدا کر رہا ہے آپ نے کہا مسٹر بھٹو کے دورہ چین کا وقت، غیر معمولی نوعیت کا ہے۔ کیونکہ مسئلہ کشمیر پر بھارت اور پاکستان میں جو مذاکرات کا سلسلہ جاری ہے۔ پنڈت نہرو نے ایوان کو بتایا کہ مسئلہ کشمیر پر کلکتہ میں جو مذاکرات پروگرام کے مطابق ہوں گے بھارتی وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں کہا "بھارت اور چین کے سرحدی تنازعہ کا مذاکرات کے ذریعہ تصفیہ کا کوئی امکان نہیں ہے۔

● نئی دہلی ۲۸ فروری۔ بھارتی دارالحکومت کے معتبر ذرائع کے مطابق امریکہ، بھارت کو فضا سے فضا میں مار کرنے والے میزائل سپلائی کرنے کے بارے میں غور کر رہا ہے۔ یہ میزائل ان آواز سے تیز رفتار طیاروں میں نصب کئے جائیں گے۔ جو اس وقت بھارتی فضائیہ کے پاس ہیں۔ اس بات کا فیصلہ امریکہ اور دولت مشترکہ کے ممالک کے مشترکہ فضائی مشن کی جانب سے اپنی حکومتوں کو رپورٹیں پیش کرنے کے بعد کیا جائے گا۔ ان ذرائع نے یہ بھی بتایا ہے کہ بھارت امریکہ سے سی ۱۳۰ قسم کے طیارے خریدنے کا بھی ارادہ رکھتا ہے۔

● واشنگٹن ۲۸ فروری۔ امریکہ کے بین الاقوامی ترقیاتی ادارہ نے کل پاکستان کے لئے اکیس لاکھ ڈالر قرض کا اعلان کیا جو پاکستان کو ہوائی اڈہ سے متعلق مختلف سامان مہیا کرنے پر صرف کیا جائے گا۔ یہ قرض پاکستان ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سول ایوی ایشن کو دوسرے پنج سالہ منصوبے کے دوران میں فضائی آمد و رفت سے متعلق پروگرام کی تکمیل میں مدد دے گا۔

● راولپنڈی ۲۸ فروری۔ مرکزی وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان پاکستان کی برآمدی تجارت میں اضافہ کے لئے مشرق بعید کے کئی ملکوں کا جن میں ملایا، انڈونیشیا فلپائن اور تھائی لینڈ شامل ہیں۔ دورہ کریں گے۔ وزیر تجارت ان ملکوں کے حکام سے مذاکرات کریں گے۔

مسٹر وحید الزمان نے آج صبح ایک خاص ملاقات میں بتایا کہ ان ملکوں نے انہیں دورہ کی دعوت دی ہے اور میں ڈھاکہ اسمبلی کے اجلاس کے بعد پیکنگ جاتے ہوئے ان ملکوں کا بھی دورہ کروں گا۔ ان ملکوں سے تجارتی تعلقات میں اضافہ سے موجودہ دوستانہ تعلقات استوار کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

● لندن، ۲۸ فروری۔ برطانیہ کی مادر ملکہ الزبتھ نے گذشتہ روز لندن یونیورسٹی کے نئے کامن ویلتھ ہال کا افتتاح کیا۔ یہ ہال سات لاکھ اٹھاون ہزار پونڈ کی لاگت سے تیار کیا گیا ہے اور یہاں دولت مشترکہ چار سو طلبا کو رہائش مہیا کی جائے گی۔ مادر ملکہ نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دولت مشترکہ میں مختلف تبدیلیوں کے باوجود تمام رکن ممالک کے طلباء اعلیٰ تعلیم کے لئے برطانیہ آتے رہیں گے۔

● حیدر آباد ۲۸ فروری۔ صدر ایوب بدھ کے روز خیر پور ڈویژن کے تین روزہ دورہ پر جیکب آباد پہنچ گئے۔ جیکب آباد کے ہوائی اڈہ پر صوبائی وزیر مواصلات مسٹر ورمحمد اوستو قومی و صوبائی اسمبلیوں کے ارکان اور کمشنر خیر پور ڈویژن مسٹر نیاز احمد نے آپ کا استقبال کیا۔ صدر ایوب یکم مارچ کو گشمور کے قریب گدو بیراج کا افتتاح کریں گے۔ یہ بیراج چھیالیس کروڑ روپے کی لاگت سے تیار کیا گیا ہے۔

● عمان ۲۸ فروری۔ مکہ ریڈیو کے اعلان کے مطابق امام بدر کی فوجوں نے گذشتہ روز مصری فوجی دستوں سے ایک جھڑپ کے بعد رحاب کے ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا ہے اس جھڑپ میں مصر کے ساڑھے سات سو سپاہی مارے گئے تھے۔ اور ایک سو پچھتر فوجی گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ ریڈیو نے امام بدر کے ہیڈ کوارٹر سے جاری شدہ ایک اعلامیہ کے حوالہ سے بتایا ہے کہ امام بدر کی فوجوں نے سابا کے قلعہ پر قبضہ کرنے کے بعد ہوائی اڈہ کا رخ کیا اور گھمسان کی لڑائی کے بعد اس اڈہ پر قبضہ کر لیا۔

بقیہ صفحہ ۲ سے آگے

نووارد صاحب مودودی صاحب کی جماعت میں چونکہ نووارد معلوم ہوتے ہیں اس لئے مودودی صاحب کی فرضیت کو ابھی پا نہیں سکے۔ انہیں چاہیئے کہ مولوی امین احسن صاحب اصلاحی۔ مولوی عبدالغفار صاحب، اور مولوی اشرف صاحب ایڈیٹر المنبر اور دیگر سینکڑوں الگ کرنے والے اہل علم حضرات سے ملاقات کریں تاکہ انہیں حقیقت معلوم ہو جائے۔ نووارد صاحب آگے لکھتے ہیں۔

میں ان پوسٹروں پر غور کرتا چلا آ رہا تھا کہ راستے میں جماعت اسلامی کے ایک سرگرم رکن سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے کہا حضرت! آپ نے وہ پوسٹر بھی دیکھا۔ کہنے لگے کونسا؟ میں نے کہا۔ وہی جس میں مولانا مودودی صاحب پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے۔ کہ "خطبات" میں انہوں نے حکومت حجاز پر تنقید کی ہے اور اب شاہ سعود کو جلالت الملک کہتے ہیں کہنے لگے جی ہاں! میں نے دیکھا ہے۔ مگر ـــ یہ بات تو شاہ سعود کو بھی معلوم ہے پھر اگر ان کو اعتراض نہیں تو ان پوسٹر چھاپنے والوں کو کیا تکلیف ہے؟ میں نے کہا" لیکن پہلے مولانا نے کیوں تنقید کی تھی اور اب کیوں نہیں کرتے"؟ کہنے لگے اس وقت جن خرابیوں پر تنقید کی تھی۔ وہ موجود تھیں۔ اور اب وہ موجود نہیں ہیں۔ تو خواہ مخواہ تنقید کریں۔

بہتر ہوتا کہ ان خرابیوں کا ذکر بھی کر دیا جاتا جو پہلے تھیں اور اب نہیں ہیں۔ مودودی صاحب نے خطبات میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس کو پڑھیئے اور انگلی رکھ کر بتایئے کہ یہ خرابی تھی جو دور ہو گئی۔ نووارد صاحب آگے فرماتے ہیں۔

لیکن اس موقع پر مولانا (مودودی) نا قل ؎؎ کو جو سعادت غلاف کعبہ کے تعلق میں (ناقل) حاصل ہوئی ہے اس سے یہ جل اٹھے ہیں اور متحد ہو کر مولانا پر کیچڑ اچھالنے میں مصروف ہیں۔ لیکن اس بغض و عناد کی اصل وجہ کیا ہے اسے ظاہر نہیں کرتے مثلاً قادیانی اس لئے برہم ہیں کہ مولانا نے پچھلے دنوں ختم نبوت نامی ایک پمفلٹ تحریر کیا تھا۔ جس سے ان کی بنیادیں ہل گئی ہیں۔ لہٰذا یہ تو اس کا بدلہ لینا چاہتے ہیں۔

یہ تو وہی بیل اور مکھی کا قصہ ہے۔ بیل گردن نیچی کئے گھاس چر رہا تھا کہ ایک مغرور مکھی اس کے سینگ پر آ بیٹھی اور سمجھی کہ میرے بوجھ سے بیل بچارا دبا جا رہا ہے۔ گردن بھی نہیں اٹھا سکتا۔ چنانچہ بیل سے کہنے لگی کہ اگر میری وجہ سے تمکو تکلیف ہے تو بتاؤ میں اڑ جاؤں بیل نے کہا تو کہاں ہے؟ کہنے لگی تمہارے سینگ پر۔ بیل نے کہا جب تک تو بولی نہیں مجھے تو یہ بھی علم نہیں ہوا کہ تم میرے سینگ پر براجمان ہو۔ مودودی صاحب کے رسالہ "ختم نبوت" کی دھجیاں اڑ کر غبار بھی بن چکی ہیں اور ابھی تک نووارد صاحب سمجھتے ہیں کہ احمدیت اس کے بوجھ سے دبی جا رہی ہے۔ یہی وہ حسرت ہے جو بچارے مولوی محمد حسین بٹالوی سے لے کر ملک نصر اللہ خان عزیز تک دل میں پالتے چلے آتے ہیں۔ مگر

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

خدام الاحمدیہ کی دسویں مرکزی تربیتی کلاس

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دسویں مرکزی تربیتی کلاس امسال انشاءاللہ العزیز ۱۹؍اپریل تا ۳؍مئی ۱۹۶۳ء ربوہ میں منعقد ہوگی۔

جملہ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس میں زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کرنے کی ابھی سے تیاری شروع کر دیں ہر مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور شامل ہو۔ کوشش کی جائے۔ کہ جو خدام میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں وہ فراغت کے بعد اس میں ضرور شریک ہوں۔ نیز قائدین سے درخواست ہے کہ وہ مطلع فرماویں کہ ان کی مجلس کی طرف سے اس کلاس میں کتنے خدام شریک ہو رہے ہیں۔

(مہتمم تعلیم و ذہانت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہفتۂ وصیّت

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۵۵ء کی تعمیل میں مجلس کارپرداز نے امسال "ہفتۂ وصیّت" منانے کے لئے ۵ رلغایت ۱۲؍اپریل ۶۳ء کے ایام مقرر کئے ہیں۔ مقامی عہدہ داران بالخصوص سیکرٹری صاحبان وصایا نوٹ فرمالیں اور پہلے سالوں کے مطابق اپنی اپنی جماعت میں منظم طور پر تحریک وصیت شروع کر دیں۔ اور مقررہ ایام میں خاص طور پر زور دیں تاکہ اشاعت اسلام و اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے انصار کی تعداد میں اس سال اور بھی اضافہ ہو جائے۔

وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

انصاراللہ کا سہ ماہی اول کا امتحان

مجالس فوری طور پر توجہ فرماویں

مطبوعہ ہدایات کے ذریعہ مجالس کو اطلاع بھجوائی جا چکی ہے نیز الفضل میں بھی اعلان ہو چکا ہے۔ کہ انصاراللہ کا سہ ماہی اول کا امتحان ربوہ میں ۱۵؍مارچ کو اور دیگر مجالس میں ۱۷؍مارچ ۱۹۶۳ء کو منعقد ہوگا۔ امتحان کیلئے "تذکرۃ الشہادتین" اور ترجمہ نماز بطور نصاب مقرر ہے۔ تمام زعماء سے گزارش ہے کہ وہ کوشش کریں کہ اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں انصار شامل ہوں۔ نیز اولین فرصت میں شامل ہونے والے اصحاب کی فہرست دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں تاکہ اس کے مطابق سوالات کے پرچے ارسال کئے جا سکیں۔ امتحان میں شمولیت کے بارہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے گذشتہ اجتماع انصاراللہ کے موقعہ پر انصاراللہ کو خاص طور پر توجہ دلائی تھی کہ کوئی خواندہ ممبر انصاراللہ سوائے بیماری یا کسی اور سخت معذوری کے ایسے امتحان کی شرکت سے محروم نہ رہے زعماء اس ارشاد کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

چنیوٹ اور ربوہ کے درمیان دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب جھنگ نے چنیوٹ اور ربوہ کے درمیان دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ سے متعلق مورخہ ۲۳؍فروری ۱۹۶۳ء کو جو حکم جاری کیا ہے اس کا متن درج ذیل ہے۔

"مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ اس ضلع کے دو فرقوں کے علماء عیدالفطر یا اس کے آس پاس کسی دن سرگودھا چنیوٹ روڈ پر دریائے چناب کے دو پلوں کے درمیان بمقام چکّی مباہلہ منعقد کرنا چاہتے ہیں۔ اس طرح لوگوں کے مختلف فرقوں کے درمیان افتراق پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اس سے ضلع میں امن عامہ کو خطرہ لاحق ہونے کا اندیشہ ہے۔

میرے نزدیک اس امر کی کافی وجوہ موجود ہیں کہ ضابطۂ فوجداری ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۱۴۴ کے تحت اقدام کیا جائے۔ ان حالات میں امن عامہ کو جو خطرہ لاحق ہے اسے دور کرنے کے لئے فوری تدارک ضروری معلوم ہوتا ہے

لہٰذا میں ملک احمد خان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ ان اختیارات کو استعمال میں لاتے ہوئے جو ضابطۂ فوجداری ۱۸۹۸ کی دفعہ ۱۴۴ کے تحت مجھے حاصل ہیں۔ مذکورہ بالا مقام چکّی پر کسی مباہلہ کے انعقاد کو ممنوع قرار دیتا ہوں۔ اور اسی طرح بمقام چکّی یا چنیوٹ اور ربوہ کے شہروں کے درمیان کسی اور مقام پر پانچ سے زیادہ اشخاص کے اجتماع یا کسی جلسے یا تقریر کی بھی ممانعت کرتا ہوں۔

"یہ حکم فوری طور پر مؤثر ہوگا۔ اور دو ماہ تک نافذ العمل رہے گا۔"

ضروری اطلاع

بل اخبار الفضل ماہ فروری ۱۹۶۳ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ براہ مہربانی ان بلوں کی رقوم ۱۰؍مارچ ۶۳ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (مینیجر)

"اسلام کو سمجھنے میں مطالعہ قرآن نے میری زبردست رہنمائی کی"

مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام جناب سیف الاسلام محمود آف سویڈن کی تقریر

ربوہ ہمارے سویڈن کے نومسلم بھائی جناب سیف الاسلام محمود نے مورخہ ۱۹ فروری کو یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کو پانے اور سمجھنے میں مطالعہ قرآن نے میری سب سے بڑی رہنمائی کی۔ آپ مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ایک استقبالیہ تقریب میں اپنے قبول اسلام کے حالات بیان کر رہے تھے۔

اجلاس کا آغاز تلاوتِ کلام مجید سے ہوا جو کالج کے ایک طالبعلم حافظ محمد سلیم نے کی۔ اس کے بعد مجلس کے جنرل سیکرٹری چوہدری رشید احمد جاوید نے معزز مہمان کا حاضرین مجلس سے تعارف کرایا۔ تعارف کے بعد آپ کی تقریر کا آغاز ہوا۔

محترم سیف الاسلام محمود صاحب نے تشہد اور تعوذ کے بعد بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے اپنی تقریر کا آغاز کیا کہ ہر نومولود فطرتِ صحیحہ اسلامیہ پر پیدا کیا جاتا ہے۔ اور یہ اُن کے والدین ہوتے ہیں جو انہیں یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ میں اس حدیث کو صدق دل سے مانتا ہوں اور اسی لئے باوجود اسکے کہ میرے والدین عیسائی ہیں میں اپنے آپ کو پیدائشی طور پر مسلمان سمجھتا اور کہتا ہوں۔

آپ نے بتایا کہ میں نے اس وقت اسلام کا مطالعہ شروع کیا جبکہ میری عمر صرف بارہ سال کی تھی۔ اسکے بعد جوں جوں میری واقفیت اسلامی عقائد کے متعلق بڑھتی گئی اسلام میرے دل میں گھر کرتا گیا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ اسلام سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے میری کئی مسلم اور غیر مسلم محققین سے گفتگو ہوئی۔ اس ضمن میں آپ نے خصوصیت سے ان احمدی مبشرین کا ذکر کیا جو مختلف یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ ۱۹۵۵ء میں آپ نے لنڈن میں حضرت امام جماعت احمدیہ اطال اللہ بقارہٗ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ یاد رہے کہ حضور ان دنوں بغرض علاج یورپ تشریف لے گئے تھے اور آپ نے لنڈن میں بھی کچھ عرصہ قیام فرمایا تھا۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ کس چیز نے آپ کو اسلام کے سب سے زیادہ قریب کیا آپ نے کہا کہ اسلام کو سمجھنے میں مطالعہ قرآن کریم نے میری سب سے زیادہ مدد کی۔ میں نے قرآن کو شروع سے لے کر آخر تک مبنی بر حقائق اور فطرتِ انسانی کے عین مطابق پایا یہ قرآن ہی تھا جس نے مجھے سب سے زیادہ اسلام کی صداقت اور عظمت کا قائل کیا۔

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ حال ہی میں آپ قادیان گئے تھے۔ آپ نے قادیان کو کیسا پایا؟ آپ نے کہا کہ میرے نقطۂ نظر سے یہ بہت مشکل سوال ہے میں اس مقام کے متعلق صرف اسی قدر کہہ سکتا ہوں کہ وہ اپنی فضا اور روحانی خوبصورتی کے لحاظ سے اتنی عظمت کا حامل ہے کہ میں اسے بیان نہیں کر سکتا۔

آپ کی تقریر اور سوالات کا دلچسپ سلسلہ قریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ ازاں بعد اجلاس کے صدر چوہدری رشید احمد جاوید نے معزز مہمان اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور یہ اجلاس برخاست ہوا۔

(عنایت اللہ منگلا سیکرٹری مجلس ارشاد)

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ایک اہم اجلاس

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۳؍مارچ ۱۹۶۳ء بروز اتوار تین بجے بعد دوپہر وائی ایم سی اے ہال لاہور میں ایک اہم جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن "اسلام کا عالمگیر غلبہ" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے نیز اس اجلاس میں مبلغ سکنڈے نیویا مکرم سید کمال یوسف صاحب، مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب آف مارلیشس اور مکرم یوسف عثمان صاحب آف مشرقی افریقہ بھی مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کے حالات پر روشنی ڈالیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور)

درخواست دُعا

میرے بڑے بھائی مکرم عبدالسلام صاحب کراچی میں موٹر کار کے ایک حادثہ میں شدید طور پر زخمی ہو گئے ہیں اور ان کی دائیں پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ خون کافی نکل گیا ہے جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی ہے ٹانگ پر پلاسٹر لگایا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ (حافظ شفیق احمد لاہور)

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)